© rasailojaraid.com

درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط وترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
نائب مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ماجاء فی المتشبع بما لم یعطه

جو چیز نہ ملی ہو اس سے اپنے کو شکم سیر ظاہر کرنے والے کا بیان

○ حدثنا علی بن حجر أخبرنا اسماعیل بن عیاش عن عمارة ابن غزیة عن أبی الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ قال: من أعطی عطاء فوجد فلیجز به، و من لم یجد فلیثن فإن من اثنی فقد شکر، و من کتم فقد کفر، و من تحلی بما لم یعطه کان کلابس ثوبی زور»..... و فی الباب من أسماء بنت ابی بکر و عائشه..... هذا حدیث حسن غریب..... و معنی قوله: و من کتم فقد کفر، یقول کفر تلک النعمة۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ جناب رسول ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کو کوئی عطیہ دیا گیا۔ پھر وہ (بدلہ دینے کیلئے) کوئی چیز پائے تو اس کا بدلہ دیدے۔ اور اگر (بدلہ دینے کیواسطے) اس کے پاس کچھ موجود نہ ہو تو (عطیہ دینے والے) کی تعریف کرے۔ کیونکہ جس نے عطا کرنے والے کی تعریف کی تو اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے عطیہ کو چھپایا تو اس نے کفران نعمت کیا (یعنی اس نعمت کی بے قدری کی) اور جس نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ ظاہر کیا جو اس کو نہ دی گئی ہو۔ تو وہ جھوٹ اور فریب کا لباس پہننے والے کی طرح ہے۔۔۔۔۔۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہوئی ہے۔۔۔۔۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور آپ ﷺ کے اس ارشاد (من کتم فقد کفر) کا معنی یہ ہے کہ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

توضیح وتشریح:۔ متشبع: اس آدمی کو کہا جاتا ہے کہ شکم سیر نہ ہوا ور اپنے آپ کو شکم سیر آدمی کی طرح ظاہر کرے۔ بھوک سے مررہا ہو اور اپنے آپ کو ریاء و تکبر کیلئے پیٹ بھرا ہوا ظاہر کرے۔ پھر یہ لفظ ہر اس آدمی کیلئے استعمال ہونے لگا جس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی خاص فضیلت (مثلاً علم، تقویٰ وغیرہ) عطاء نہ کی گئی ہو مگر وہ لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اور ریا کے طور پر وہ فضیلت اپنے آپ میں ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ایسا کرنا بڑا جرم ہے، اور حرام ہے۔

عطاء کرنے والے کو بدلہ دینا بہترین خصلت ہے:- قال من اعطی عطاءً فوجد فلیجز به ومن لم یجد فلیثن:- جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کچھ عطیہ دیا گیا اور اس کے پاس بدلہ دینے کیلئے کچھ ہو تو اسکو بدلہ دیدے۔ اور اگر کچھ نہ ہو تو پھر اس آدمی کی تعریف اور ذکر حسن کرے۔ یا مطلب یہ ہے پھر اس کیلئے دعا کرے اور پچھلے ابواب میں گذر چکا ہے کہ جناب رسول ﷺ ھدیہ کو قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ اور ھدیہ اور عطیہ کرنے والے کو بدلہ دینے کی ترغیب دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس بدلہ دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو بدلہ دینے کیلئے اس کو نیک دعا کرے۔ اور جزاک اللہ کہے۔ کیونکہ جس نے جزاک اللہ کہا یعنی ”اللہ تعالیٰ تجھے اس احسان کا بدلہ دے“۔ تو یہ ایسا ہوا کہ گویا اس نے اس کو پورا بدلہ دیدیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کے پاس بدلہ دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو وہ اس (عطیہ دینے والے) کا ذکر حسن کرے اور اس کی تعریف کرے اور ”فلیثن“ اس جملے کا دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اس کیلئے دعا کرے اور جس شخص نے اس کی تعریف کی اور اس کیلئے دعا کی تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے اس آدمی کے عطیہ اور اس کے احسان کو چھپا لیا (اور اس کا ذکر حسن نہیں کیا) تو اس نے ناشکری کی۔ آنے والے باب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

جھوٹ کا لباس پہننے والا کون؟ ومن تحلی بما لم یعطه کان کلابس ثوبی زور یعنی جناب رسول ﷺ نے فرمایا۔ اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ ظاہر کیا جو اسکو نہ دی گئی ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے دونوں لباس (ازار و رداء) جھوٹ کے پہنے ہوں۔ یہ جملہ جناب رسول ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جبکہ ایک عورت نے جناب رسول ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ! میری سوتن ہے، تو کیا مجھ پر اس میں گناہ ہوگا کہ میں اپنے آپ کو ایسی چیز سے شکم سیر ظاہر کروں جو مجھے میرے شوہر نے نہ دی ہو اور یہ ظاہر کروں کہ میرا شوہر میری سوتن سے مجھے زیادہ پسند کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من تحلی الخ اور علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ عرب میں ایک آدمی تھا جو کہ دونوں کپڑے (ازار و رداء) (قمیص و شلوار) ایسے لوگوں کی طرح پہنتا تھا جو لوگ صدق و صفا میں معروف و مشہور ہوتے تھے۔ تاکہ لوگ اس کو انہی کی طرح پارسا اور معزز سمجھے، کیونکہ صدق و صفا و صلاح میں مشہور لوگ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ پس جب لوگ اسے اس شکل و صورت میں دیکھ لیتے تو وہ اس پر نیک لوگوں کا گمان کرتے اور وہ معاملات وغیرہ میں اس کی باتوں پر اعتماد کرتے تھے اور اسکی جھوٹی شہادت کو سچی سمجھتے تھے کیونکہ اس نے سچے لوگوں کا حلیہ بنایا تھا اور اس کے دونوں کپڑے (ازار و رداء) اس جھوٹ بولنے کا سبب بن رہے تھے اور اس نے جھوٹ بولنے کیلئے یہ کپڑے پہنے تھے اس وجہ سے اس کو جھوٹ کا لباس کہا گیا۔ اور مراد اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے عام ہے، ہر وہ آدمی جو کہ تصنع اور تکلف سے اپنے آپ کو ارباب فضل وشرف کی طرح ظاہر کرے حالانکہ وہ اندر سے خالی ہو اور اس میں وہ فضیلت وشرافت نہ ہو جیسا کہ کوئی آدمی علم وتقوی سے خالی ہو لیکن اپنے آپ کو بڑا شیخ و بڑا عالم ظاہر کرنے کیلئے لمبا کُرتہ، بڑا چغہ پہننے، بڑی پگڑی باندھے اور لمبی تسبیح ہاتھ میں پکڑے اور پمفلٹ واشتہارات میں اپنے نام کے ساتھ شیخ الحدیث وشیخ التفسیر نابغہ دہر وغیرہ القابات شائع کرے تو ایسا آدمی گویا جھوٹ کے لباس میں ملبوس ہے۔ اگر انسان کی یہ حالت ہو جائے اور اسے تنبہ نہ ہوا، تو اس کی ہلاکت کیلئے یہی کافی ہے۔(اعاذنا اللہ منہا) شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

دلقت بہ چہ کار آید و تسبیح مرقع 	خود را ز عملہائے نکوھیدہ بری دار
حاجت بہ کلاہے برکی داشتنت نیست 	درویش صفت باش و کلاہے تتری دار

☆ حضرت ابو عبیدہؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو زاہدین (تارک الدنیا، پارسا) لوگوں کا لباس پہنتا ہو تا کہ لوگ اسے بزرگ اور پارسا سمجھے حالانکہ اس کے اندر زہد و پارسائی نہ ہو۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ مراد وہ شخص ہے جو کہ حقیقت میں غریب و نادار ہو لیکن جب گھر سے نکلتا ہے تو تکبر اور ریاء کیلئے لباس فاخرہ پہن کر نکلتا ہے۔ تا کہ لوگ دھوکہ میں آجائیں اور وہ اسے صاحب وقار سمجھے۔

بر در چوں پردۂ ریاء داری 	تو کہ در خانہ بوریا داری

<u>تصنع کا لباس سراپا جھوٹ</u>۔ حاصل سب کا ایک ہی ہے کہ تصنع وتکلف کیساتھ دھوکہ اور ریاء کیلئے اپنے میں وہ کمال ظاہر کرنا جو اس میں نہ ہو یہ بہت بڑا جرم ہے جو کہ ریاء، تکبر، عجب وخود پسندی، دھوکہ وفریب اور جھوٹ وغیرہ مختلف قسم کے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اور دونوں لباس جھوٹ کا پہننے سے اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ یہ جھوٹ اور دھوکہ صرف زبان کا نہیں، بلکہ یہ آدمی گویا سراپا جھوٹ کے ساتھ متصف ہے۔

باب ماجاء فی الثنا بالمعروف

عطاء کے بدلے میں ذکر حسن کا بیان

حدثنا ابراهیم بن سعید الجوہری و الحسین بن الحسن المروزی و کان سکن بمکۃ، قالا حدثنا الأحوص بن جواب عن سُعیر ابن الخمس عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن اسامۃ بن زید قال: قال رسول ﷺ: من صُنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیراً فقد ابلغ فی الثناء ... ھذا حدیث حسن جید غریب لا نعرفہ من حدیث أسامۃ بن زید الا من

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هذا الوجه.... وقد روى عن ابى هريرة عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم مسئله۔

ترجمہ:- حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی (یعنی کچھ عطیہ دیا گیا) اور اس نے اس عطاء کرنے والے سے کہا: "جزاک اللہ خیراً" تو اس نے اس کا شکریہ ادا کرنے میں پوری کوشش کی۔۔۔۔۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔ ہم اسے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی روایت سے اس کے علاوہ کسی اور طریق سے نہیں جانتے۔۔۔۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی جناب رسول ﷺ سے اس قسم کی حدیث روایت کرنا منقول ہے۔

توضیح وتشریح:- گذشتہ باب میں بھی یہ مضمون ذکر ہوا تھا کہ جس نے احسان وعطاء کرنے والے کو بدلہ میں کچھ دینے کیلئے نہ پایا تو وہ اس کا ذکر خیر کرے اور اس کیلئے دعا کرے یہاں اس دعا کرنے کیلئے اور ذکر حسن کیلئے کچھ خاص الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جس نے عطاء کرنے والے کو "جزاک اللہ خیراً" کہا تو اس نے اعلیٰ درجہ کا شکریہ ادا کر دیا۔ جزاک اللہ خیراً" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ دے۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دنیا و آخرت کا خیر دے۔ اور یہ جملہ کہنا اس لئے اعلی درجہ کا شکر اور اعلی درجہ کا ذکر حسن ہے کہ اس بندے نے دراصل یہ اعتراف کیا کہ میں آپ کے اس احسان کا بدلہ دینے یا اس پر آپ کی تعریف اور ذکر حسن کرنے سے عاجز وقاصر ہوں اس وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کے جناب میں درخواست کرتا ہوں کہ تجھے اس کا پورا بدلہ اور بہترین بدلہ دیدے۔

اپنے محسن کا ذکر خیر کرنا بھی اخلاق حسنہ میں سے ہے:- من صنع اليه معروفا فقال لفاعله جزاک اللہ خیراً ان الفاظ میں یہ تصریح نہیں ہے کہ بدلہ دینے کیلئے کچھ موجود نہ ہو تو پھر ایسا کہنا چاہیے۔ بلکہ ان الفاظ سے عموم معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر بدلہ دینے کیلئے کوئی چیز موجود نہ ہو تب تو "جزاک اللہ خیراً" یا دوسرے الفاظ سے ذکر خیر کرنا نسبۃً ضروری ہے۔ جیسا کہ گذشتہ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے نیز بعض شیوخ نے کہا ہے کہ اذا قصرت يداک بالمكافاة فليطل لسانک بالشكر والدعاء۔ یعنی جب تیرے ہاتھ بدلہ دینے سے عاجز وقاصر رہے تو چاہیئے کہ تیری زبان شکریہ ادا کرنے اور دعا کرنے میں خوب کوشش کرے۔

☆ اور اگر عطا واحسان کا بدلہ دے سکتا ہو تب بھی زبان سے شکریہ ادا کرنا اور دعاء کرنا بہتر ہے۔ بلکہ کمال شکریہ ہے کہ ہاتھ سے بھی بدلہ دیدے، زبان سے بھی ذکر حسن کرے اور دل سے بھی احسان مندر ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

افادتكم النعماء منى ثلاثة يدى ولسانى والضمير المحجبا

یعنی مجھ پر آپ کے انعامات واحسانات نے میری طرف سے تم کو تین چیزیں دیدئے: میرا ہاتھ، میری زبان اور سینے میں چھپا ہوا دل۔......... وهذا آخر ابواب البر والصلة فقد تمت الأبواب بعون الملک الوهاب والله تعالى اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

© rasailojaraid.com